© rasailojaraid.com

سماجی مترّوں کی نظرِ عنائیت

دشمنانِ کہن دوستان نو کردن ✦ بدست دیو بدہ عقل را گرو کردن

ہماری قدیمی عنایت فرما سماجی دوست باوجودیکہ سالہا سال سے اہل اسلام کے ساتھ چولی دامن کا ساتھ رکھتے ہیں تاہم افسوس کے ساتھ ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ تا حال اسلامی لٹریچر سے ایسے ہی ناواقف ہیں جیسا کہ مہا پرشاد (گوشت) کے بہاؤ سے۔ ہمارے دوست سوامی درشنانند سے ۱۹۰۳ء میں دیوریہ ضلع گورکھپور میں ہمارا مباحثہ بڑے پیمانہ پر ہوا اسوقت جتنی کچھ سوامی جی کو اسلام سے واقفی تھی ۴-۵ سال بعد انکی تحریرات دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اس سابقہ علم میں اگر کچھ مزیت ہوئی ہے تو معکوس ہوئی ہے گویا یہ شعر آپ ہی کے حق میں زیبا ہے کہ ؎

وہ عجب گھڑی تھی کہ جس گھڑی لیا سبق نکتہ عشق کا۔
کہ کتاب عقل کی طاق پر جاں دھری تھی واں ہی دھری رہی

لیکن آریوں کے معزز رسالہ آریہ مسافر کے اڈیٹر اور انکے نامہ نگار اس فن ناواقفی میں سب آریوں سے آگے بڑھے ہوئے ہیں۔ پھر لطف یہ کہ باوجود ناواقفی کے واقفیت کے مدعی ہوں تو ہدایت پر کیونکہ آسکیں سچ ہے ؎

آنکس کہ نداند و بداند کہ بداند ✦ در جہلِ مرکب ابد الدہر بماند

آج ایک مضمون ہم آریہ مسافر سے نقل کرتے ہیں جو قابل اڈیٹر کا مایۂ ناز ہے ناظرین بغور دیکھیں کہ اس میں کچھ واقفیت کی بو بھی آتی ہے؟ اڈیٹر موصوف لکھتا ہے:-

"محمدی علم لدنی کی حقیقت" علم کے معنے ہیں جاننا العلم دانستن مشہور ہے۔ ریاضی فلسفہ منطق۔ صرف و نحو عروض وغیرہ سب اس کے مفہوم میں داخل ہیں اور سب کو بالاشتراک و بالانفراد علم کہہ سکتے ہیں۔ علم کی قدامت مسلم الثبوت ہے۔ یہ ایجاد انسانی نہیں۔ کیونکہ آج تک دنیا میں کوئی مصنف ایسا نہیں گذرا جس نے دس پانچ کتب پڑھے بغیر کوئی کتاب یا دو چار سطریں ہی تصنیف کی ہوں فارسی عربی وغیرہ جملہ زبانوں کے مصنفین اوّل کتب

ابتدائی پڑھکر اس کے بعد مصنّف ہوئے۔

ویدوں کے الہامی ہونیکا یہ ایک بڑا ثبوت ہے کہ ایسی فصیح و بلیغ عبارت جسکی تصنیف حیطہ امکان بشری سے خارج[1] ہے۔ ابتداء آفرینش عالم میں ظاہر ہوئی۔ اس سے پہلے علم کا وجود دنیا میں ثابت نہیں۔ لو فرضاً اگر ویدوں کو کلام انسانی مان بھی لیا جائے تو یہ ثابت کرنا محال ہوگا کہ ان سے پہلے کی درسی کتابیں کون کونسی ہیں جن کو انسانوں نے پڑھکر وید تصنیف کئے کیونکہ ان سے قبل کی کوئی کتاب کسی علم اور کسی فن کی دنیا میں پائی نہیں جاتی۔ علم ایک صفت ہے جس کے لئے موصوف کا ہونا لازمی ہے۔ یعنی صفت بلا موصوف کے قایم نہیں رہ سکتی۔ لہذا لامحالہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ اس صفت کا موصوف ایشور پرمہ پرماتما عالم کل ہے۔ جس نے اپنی قدرت کاملہ و رحمت شاملہ سے انسانوں کے اوپکار کے لئے جملہ اقسام کے علوم ویدوں کے ذریعہ سے انکو سکھائے اور کوئی علم پوشیدہ نہیں رکھا حتی کہ یوگ شاستر یا برہم ودیا تک جس کو تصوّف کہتے ہیں اور جس سے معرفت ذات الٰہی حاصل ہوتی ہے ہم کو سکھایا۔ ہم انکی مرحمت خداوندی کا شکریہ کسی طرح ادا نہیں کر سکتے کہ اس نے جملہ علوم ہم پر روشن کر دیئے۔ اب اگر ہم ان پر عمل نہ کریں تو یہ ہمارا کفران نعمت ہے۔ علم یا عالم کا کوئی قصور نہیں۔

حضرات اہل اسلام جو یہ کہا کرتے ہیں کہ اللہ جل شانہ نے معرفت جبرئیل محمد صاحب کو علم لدنی کی تعلیم دی۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کیا ماجرا ہے اکثر اپنے دل میں سوچا کرتے ہیں کہ بارِ الٰہا لدنی کونسا علم ہے۔ جسکی تعلیم اسقدر خفیہ طور پر حضرت کو دیگئی۔ پس علماء دین محمدی سے عموماً اور مرزا صاحب قادیانی سے خصوصاً ہمارا سوال ہے کہ علم لدنی کے حروف تہجی کون کون اور کسقدر ہیں۔ اس کی صرف و نحو کے کیا قواعد ہیں۔ فقط ایک ہی علم ہے یا کچھ اور بھی علوم اس میں شامل ہیں اس کی ایک ہی کتاب ہے یا متعدد کتابیں کیا سوائے محمد صاحب کے اور کسی نبی کو بھی اس کی تعلیم ہوئی ہے؟ فی زمانا کوئی کتاب اس علم کی عربستان وغیرہ ممالک اسلامیہ میں کہیں موجود ہے یا نہیں؟ اسکا رسم الخط کیسا ہے کس زبان میں یہ علم ہے؟ غالباً دنیا کی کسی زبان میں نہ ہوگا۔ زبان انکی یا تو ملکوتی ہوگی یا خناقی؟

[1] شائد مسلمانوں کو قرآن کی نسبت ایسا کہتے ہوئے شکر یہ دعویٰ کیا ہی غنیمت ہے (مسلمان)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

برہم ودیا یعنی تصوف سے بڑھکر کونسا علم ہوسکتا ہے جسکی بدولت انسان کی رسائی ذات باری تک ممکن ہے۔ پس علم لدنی میں اس سے بڑھکر کیا فوقیت ہو۔ کیا علم مذکورہ کے ذریعہ انسان خدا بن سکتا ہے؟ شبہات مذکورہ بالا اس وجہ سے پیدا ہوئے کہ ہم کو تحقیقات اس امر کی منظور ہو کہ آیا فی الواقع اس علم کا وجود بھی ہے یا کہ لفظ مذکور اکسیر وعنقا وسنگ پارس کا مرادف ہے اور کوئی عالم تو شاید ان سوالات کا جواب نہ دے سکے مگر بظن غالب مرزا صاحب قادیانی ضرور دے سکتے ہیں کیونکہ مثل محمد صاحب وحی و الہام کا سلسلہ ذات باری تعالیٰ سے انکو بھی روزانہ جاری رہتا ہے۔ یقین ہے کہ علم لدنی تھوڑا بہت وہ بھی ضرور جانتے ہونگے لدنی بضم اول تو بے معنے سا لفظ معلوم ہوتا ہے چونکہ محمد صاحب نبوت سے قبل بی بی خدیجہ کی طرف سے بحیثیت ایجنٹ یا گماشتہ تجارتی مال اونٹوں پر لادکر ممالک شام وغیرہ کی جانب بتقریب تجارت سفر کیا کرتے تھے لہذا اونٹوں کے لادنے لدوانے کا کام روزانہ ان کو کرنا پڑتا ہوگا اور اس امر میں خاص طور پر انکو مہارت ہوگی۔ لہذا اس لفظ کو بفتح اول یعنی لدنی کہا جائے جس سے لادنے لدوانے کا علم مراد ہے تو چنداں ناموزوں نہوگا۔ جیسے سیفی علم دریاؤ مشہور مثل ہے۔ آئندہ الغیب عنداللہ" (آریہ مسافر بابت مئی ۱۹۰۸ء صہ ۲-۳-۴)

جواب "سچ ہے ؎

چو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطا ست ❊ سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجا ست

ویدوں کے متعلق آپکا دعوے بالکل ؎ مریداں ہمے پرانند
کا مصداق ہے۔ مناسب ہے کہ ہم اسجگہ آپکے دعوے کی نمبروار پڑتال کریں۔

(۱) ویدوں کی عبارت اعلیٰ درجہ کی بے مثل فصیح ہے "کیا ویدوں نے بھی یہ دعویٰ کیا ہے؟ (نہیں) اگر کیا ہے کہ ہم بے مثل ہیں تو دکھاؤ ورنہ "مریداں ہمے پرانند" کے کیا معنے ہونگے؟ اگر کہو کہ دعوے سے کیا مطلب؟ کوئی شخص یونہی غلط دعوے کرے تو کیا اسکا دعویٰ ہی اس کا ثبوت ہوگا؟ ہم کہتے ہیں دعوے ہی ثبوت نہیں ہوا کرتا بلکہ دعوے بنیادی پتھر ہوتا ہے۔ علاوہ اس کے فصاحت کا ثبوت اس کلام کے معاصرین کی شہادت پر ہوا کرتا ہی سو

ویدوں کی تصنیف کے زمانہ کی شہادت اس بارے میں کوئی نہیں جس سے معلوم ہوسکے کہ اس زمانہ کی باقی تصنیفات سے ویدوں کو یہ فضیلت ہو۔

(۲) دوسرا دعوے آپکا ابتداء آفرینش سے ہونیکا ہے افسوس ہے کہ آریہ سماجی آنکھیں بند کرکے ویدوں کے برخلاف کیوں ایسا دعوے کرتے ہیں جنکی بجائے تصدیق کے وید ہی تکذیب کریں۔ ہم نے اس بارہ میں خاص ایک رسالہ حدوث وید لکھکر سالہا سال سے شائع کیا ہوا ہے جسکا آجتک آریوں نے کوئی معقول جواب نہ دیا جسمیں وید کی اندرونی شہادتوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ وید ابتداء دنیا سے نہیں ہیں بلکہ اس وقت سے ہیں جبکہ بنی آدم کی آبادی اچھی خاصی کئی پشتوں تک پہونچ چکی تھی۔ منجملہ انکے ایک منتر ہم یہاں بھی نقل کرتے ہیں۔ ایشور بندوں کو آگیا (حکم) دیتا ہے۔

"جس طرح زمانہ قدیم کے صاحب علم و معرفت راستی شعار۔ طرفداری و تعصب خالی عالم اور ایشور اور دہرم کے حکم کو عزیز جاننے والے تمہارے بزرگ تمام علوم سے ماہر اور لائق و فائق گذر چکے ہیں مجھ عبادت کرنے کے لائق قادر مطلق وغیرہ صفات سے موصوف ایشور کے حکم کی تعمیل یا میرے بنائے ہوئے دہرم پر عمل کرتے رہے ہیں اسی طرح تم بھی اسی دہرم کے پابند ہو" (رگوید اشٹک ۸۔ ادہیائے ۸ ورگ ۴۹ منتر ۲ مندرجہ بھومکا)

اس منتر میں جو رگوید کا ہے صاف مذکور ہے کہ جسوقت رگوید بنا تھا اسوقت انسانی نسل کی بہت سی پشتیں گذر چکی تھیں یہانتک کہ آجکل کے واعظوں اور لیکچراروں کیطرح اس زمانہ کے ریفارمروں اور مصلحوں کو بھی گذشتہ زمانہ کے بزرگوں کی تمثیلات بتلاکر حاضرین کو دہرم اپدیش (وعظ) کرنا پڑتا تھا۔ اسی اندرونی شہادت وید سے آپکے اس فقرے کا جواب بھی ملسکتا ہی کہ ویدوں سے پہلے کون کونسی کتاب تھی۔ علاوہ اس کے ویدوں کے زمانہ میں کتابوں اور کتابت کا رواج ہی نہ تھا۔ آج یورپی محققوں کی تحقیقات کو دیکھا جائے تو حضرت مسیح سے دو ہزار برس پیشتر ویدوں کو کتابت کی صورت نصیب ہوئی۔ پہلے تو معمولی شبدوں میں چند ایک مختلف بحروں پر موزونانہ اشعار کی شکل میں تھے اور جنگلی سادہو خواہ بلحاظ عارفانہ یا

© rasailojaraid.com

بطور مجذوبانہ جنگلوں بیابانوں میں شعر گوئی کہا کرتے تھو۔

خیر یہ تو آپکے دعوٰی متعلقہ وید پر گفتگو تھی۔ آئیے اب آپکو علم لدُنّی کی تحقیق بتاویں اور خود قرآن شریف سے تبلاویں نہ کہ ؎ مریداں ہمی پرانند" کے مطابق اپنی طرف سے حاشئے لگاویں۔ کچھ شک نہیں کہ قرآن شریف دعوے کرتا ہے کہ مَیں علم لدُنّی ہوں۔ صاف ارشاد ہے وَلَقَدْ اٰتَیْنٰکَ مِنْ لَّدُنَّا ذِکْرًا یعنی ای نبی! ہم (خدا) نے تجھکو لدُنّی نصیحت عطا کی ہے۔ لدُنّی دراصل دو لفظوں سے مرکب ہے "لدن" اور "ی" سے۔ لدن کے معنے ہیں پاس۔ لدن۔ لد۔ لدی۔ عربی کہا کرتے ہیں المال لدیک یعنی مال تیری پاس ہے۔ المال لدیّ مال میرے پاس ہے المال لدیہ مال اُس کے پاس ہے اور "ی" نسبتی ہے پس معنے یہ ہوئے کہ وہ علم جو خدا کے پاس والا ہے یعنی بغیر اُن اسباب کے حاصل ہونیوالا جن اسباب سے عام بنی نوع انسان کو حاصل ہوتا ہے۔ اب اسکی تشریح سُنو!

قرآن مجید خود کہتا ہے :-

مَا کُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ کِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِیَمِیْنِکَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ

(پ - ع)

یعنی اے نبی! تو نے اس سے پہلی کوئی کتاب نہ پڑھی تھی نہ کسی کتاب کو ہاتھ سے چھوا تھا ورنہ غلط گو لوگ فوراً شک کرتے (کہ یہ کتاب (قرآن) اس نے اُسی علم سے بنایا ہے جو اسکو اس سے پہلے حاصل تھا)"۔ مطلب صاف۔ اگر آریہ معترض اسلامی عقائد اور لٹریچر کو ایک دفعہ سمجھ لیں پھر اعتراض کریں تو اُنکا حق بھی ہو اور اعتراض بھی موزون ہو۔

قرآن شریف کے محاورے میں علم لدُنّی اُسکو کہتے ہیں جو انبیاء اور اولیاء صلوات اللہ علیہم اجمعین خدا کی طرف سے بغیر واسطہ ظاہری اسباب کے سکھایا جاتا ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اور انبیاء اور صلحاء کو بھی حاصل ہوتا رہا ہے چنانچہ حضرت خضر کی بابت فرمایا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ہم (خدا) نے اُسکو اپنے پاس سے علم سکھایا تھا۔

غرض اسی طرح سب انبیاء علیہم السلام کو خدائے تعالیٰ کی طرف سے علم لدنی ملتا رہا اس علم کے حروف تہجی بھی ہیں جو ہر زبان میں ہیں مگر مضمون اسکا علم لدُنّی ہے۔ آپ یہ بھی

پوچھتے ہیں کہ فی زماننا اس علم کی کوئی کتاب اسلامیہ ممالک میں ہے؟ اسکا جواب یہ ہے کہ ہے اور وہ کتاب وہی ہے جسکا نام قرآن شریف اور فرقان حمید ہے اسپر عمل کرنے سے انسان کو حسب مراتب علم لدنی ملسکتا ہے قرآن مجید بتلاتا ہے اِتَّقُوا اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّکُمْ فُرْقَانًا۔ اِتَّقُوا اللّٰهَ وَیُعَلِّمُکُمُ اللّٰهُ۔

ہاں آپکا سوال یہ عجیب ہے کہ علم مذکورہ سے انسان خدا بن سکتا ہے؟ ای جناب! اسلامی عقائد سے کسی بشر کا خدا بننا محالات سے ہے کیونکہ خدا خالق ہے اور بشر مخلوق۔ خدا قدیم ہے اور بشر حادث۔ ان وجوہ سے کوئی بشر خدا نہیں بن سکتا۔ البتہ ویدک تعلیم سے یہ نہ محال ہے نہ مشکل۔ بلکہ ممکن ہے کیونکہ انسان کی روح پرمیشور کی طرح قدیم ہے نہ اسکی مخلوق ہے نہ اُسکی ذلیل۔ بلکہ آتما اور پرماتما (روح اور خدا) کی مثال ویدک دہرم کے رُو سے یہی ہے جو امریکہ میں رعیت اور بادشاہ (پریزیڈنٹ) کی ہے کہ رعیت کا ہر ایک شخص پریزیڈنٹ بن سکتا ہے۔ جتنے پریزیڈنٹ ہوئے ہیں اور ہوتے ہیں یہ سب ایک زمانہ میں رعیت ہو کر ترقی سے پریزیڈنٹ بنتے ہیں پس اسکا جواب آپ ہی دیجئے گا کہ ویدک تعلیم کے مطابق آتما کسی زمانہ میں پرماتما کا رتبہ حاصل کر سکتا ہے؟ اگر نہیں تو کیوں نہیں؟

ہم مانتے ہیں کہ علم تصوّف سے انسان علم لدُنّی حاصل کرنے کے رتبہ کو پہنچ سکتا ہی مگر اُسی طریق سے جو قرآن شریف نے بتلایا ہے اسی لئے قرآن مجید میں اللہ تعالی نے حضرت سید الانبیاء صلوات اللہ علیہم اجمعین کا لقبی نام "سراج منیر" روشن چراغ رکھا ہے "شمس بازغہ" نہیں رکھا۔ کیونکہ سورج سے دوسرا سورج پیدا نہیں ہو سکتا مگر چراغ سے دوسرا چراغ پیدا ہو سکتا ہے۔ پس کامل اتباع محمدی سے علم لدُنّی حاصل ہو سکتا ہے وَذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ +

باقی رہی دربارہ لفظ لدُنّی کے آپکی تحقیقات سو آپ کی عربی دانی سے ظاہر ہے بقول استاد ؎

ابھی دلربائی کے انداز سیکھو + کہ آساں نہیں دل لبھانا کسی کا +

آریہ سماجیوں کی سمجھ کا خاکہ

آریہ سماج کے آرگنوں آریہ گزٹ۔ پرکاش وغیرہ میں ایک مضمون نکلا ہے جسکی سرخی ہے "پیشین گوئی از حضرت محمد صاحب" اس مضمون کے ذیل میں راقم مضمون نے مندرجہ ذیل گوہر افشانی کی ہے۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"آج میں کتاب مسائل العیدین مصنفہ مولوی محمد صالح صوفی صاحب پڑھ رہا تھا اس کے دیباچہ صفحہ ج۔ د پر یہ عبارت درج فرمائی۔

صاحبو! یہ غالباً وہی زمانہ ہے جس کی نسبت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ سو برس ہوئے فرمایا تھا کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئیگا کہ نہیں باقی رہیگا اسلام سے مگر ایک نام اسکا اور نہ باقی رہیگا قرآن سے مگر رسم اسکی۔ مسجدیں انکی آباد ہونگی لیکن ہدایت کے نہ ہونے سے خراب۔ علماء انکے بدترین خلائق کہ نیچے آسمان کے ہیں انہیں کی بابت سے فتنہ اٹھیگا اور انہیں میں بیٹھیگا یعنی جو عالم دین میں اٹھائینگے وہ بدترین خلائق ہیں اس فتنہ کا وبال انہیں کے ذمہ ہوگا۔ غرض آجکل بڑا خوش نصیب وہ آدمی ہے کہ جس کا خاتمہ بالخیر ہو جائے اور نعمت ایمان کو ہمراہ لیجائے۔ بقول مولوی صاحب چار نمبر پیشینگوئی حضرت محمد صاحب کے بذیل ہیں۔

اوّل۔ نہیں باقی رہیگا اسلام سے پس اب جو کوشش بچاؤ اسلام کے لئے کی جا رہی ہے وہ خلاف کلام رسول اللہ ہے کیونکہ حضرت محمد صاحب نے جو کہا ہے وہ سچ کہا ہے اب یقیناً ایسا زمانہ آگیا ہے کہ نہیں باقی رہیگا اسلام۔ اگر ہندی اسلامی مشن مجوزہ علی گڑھ کچھ جدوجہد کر کے اسلام کا نام باقی رکھنا چاہیگا تو کلام پیغمبر صاحب قابل تسلیم نہیں رہیگا اور یہ پیشینگوئی ایک معمولی نجومی سے بھی بڑھکر بے وقعت ہوگی۔ بلکہ بقول صوفی صاحب یہ کہنا گناہ کبیرہ نمبر ۱۴ کا شمار ہوگا۔

دوم۔ نہ باقی رہیگا قرآن سے مگر رسم اسکی۔ بھائیو! غور کرو۔ محمد صاحب کیسے صاف الفاظ میں پیشین گوئی فرماتے ہیں کہ ایسا وقت آئیگا جب قرآن باقی نہ رہیگا۔ الخ

کی تعمیل میں ہمارے تعلیم یافتہ بھائی قرآن کو خیرباد کرتے ہیں اور ست سناتن ویدک دھرم کو قبول کرتے جاتے ہیں۔

سوم۔ مسجدیں انکی آباد ہونگی لیکن ہدایت کے نہ ہونے سے خراب۔ بزرگو! جب پہلی دوسری پیشین گوئی صحیح ہوئی تو اس میں کیا شک ہے۔ مسجدیں آباد ضرور ہونگی لیکن کن سو اُن سے جو اسلام و قرآن کی ہدایت نہ ہونے سے خراب آبادی اختیار کرینگے۔

چہارم۔ علماء دین فتنہ اٹھائینگے وہ بدترین خلائق ہیں ہر فتنہ کا وبال انہیں کے ذمہ ہوگا کیا آجکل جو فتنہ ملک میں اٹھا ہوا ہے اس حکم کی تعمیل تو نہیں ہے۔ یہ پیشین گوئی حضرت محمد صاحب قابل غور ہے۔ معمولی عقل کا آدمی اسکا انتظام کیا کر سکتا ہے جبکہ رسول خدا کا حکم تیرہ سو سال پہلے کا دیا ہوا ہے۔ صبر کرو۔ آخر میں صوفی صاحب اُس آدمی کو بڑا خوش نصیب خیال کرتے ہیں جو اپنا خاتمہ بالخیر ایمان کے ساتھ آجکل کر لیوے جسکا مطلب میری سمجھ میں یہ آیا ہے کہ اب زمانہ آگیا ہے سچے ویدک دھرم کو قبول کر کے دھرماتما ہو جاویں کسی کا ظلم اور جبر اور لالچ کام نہیں آویگا۔ رسول اللہ کا کلام صحیح جانو اور اسلام و قرآن کو سلام کرو اور اہنسا پرمو دھرما یعنی کسی جاندار کو نہ ستانا۔ یہ حلف کر کے پرماتما کی شرن میں آؤ اور شانتی پاؤ۔ یہ صرف دیباچہ مسائل العیدین سے اخذ ہے آئندہ جو حکم حضرت محمد صاحب ملیگا وہ بھی پیش کرونگا۔ اوم شم (دکنہیا لعل کھیوٹ آریہ پٹیالوی)"

(آریہ گزٹ لاہور صفحہ ۱۱ بابت ۱۲ اساڑھ سمت ۶۵)

جواب۱: صوفی صاحب کے فہم کے ہم مکلف نہیں نہ آپکی عقل کے ہم تابع۔ پیشگوئی سچ ہے مگر آپ کا یہ کہنا کہ اب وہ زمانہ ہے کہ اسلام کا صرف نام ہی نام رہ گیا ہے غلط ہے بلکہ بہت سے اللہ کے بندے اب بھی موجود ہیں جو اسلام کا نمونہ ہیں۔ اسلامی اخلاق کو آپ کہیں دکھا سکتے ہیں البتہ یہ ٹھیک ہے کہ اکثر مسلمان بے عمل ہیں۔ سو ایسا ہی ہوا ہی کرتا ہے۔ کیا آجکل ویدوں کی اطاعت پوری ہی باقی ہے؟ اجی چپ ہی بھلی۔ کیا آپ بتلا سکتے ہیں کہ سندھیا کتنے آریہ کرتے ہیں؟ ہون کتنے کرتے ہیں اور دیگر فرائض مذہبی کے کتنے آریہ پابند ہیں؟ اور تو جانے دیجئے۔ گوشت سے کتنے آریہ پرہیز کرتے ہیں؟ اور کتنے آریہ سکولوں اور کالجوں کے بورڈنگ ہوسٹلوں میں گوشت پکتا ہے۔ لطف یہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کہ نامہ نگار صاحب بے سمجھی سے اپنے مضمون کا آپ ہی رد کرتے ہیں کیونکہ لکھتے ہیں "وہ اب جو کوشش بجاؤ اسلام کی کیجا رہی ہے وہ بالکل خلاف رسول اللہ ہے" کوشش ہونے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام نام ہی کا نہیں رہا بلکہ کام کا بھی ہے۔ علاوہ اس کے (فرض کرو) اگر وہی زمانہ آجائے کہ اسلام نام ہی کا رہجائے تو بھی اشاعت اسلام کرنا خلاف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں ہے کیونکہ اسلام کے پھیلانے کے ہم ہر وقت مکلف ہیں چاہے وہ ترقی کرے یا نہ کرے۔

آؤ ہم ایک مثال آپکو سنائیں۔ آریہ اصولوں کے لحاظ سے آجکل ہندوستان کے ہندوؤں اور آریوں کو جو پستی نصیب ہو رہی ہے۔ (کہ بقول سوامی دیانند اپنی کم بختی سے سلطنت کھو کر رعیت بن رہی ہیں۔ ستیارتھ ص۲۹۵) یہ انکو اعمال سابقہ کا نتیجہ ہے یا کچھ اور؟ پھر جو یہ کوشش ترقی کرنے کے متعلق کر رہی ہیں۔ کہیں سکول ہیں۔ کہیں کالج ہیں۔ کہیں کانگریسیں ہیں تو کہیں کانفرنسیں ہیں یہ سب ایشور کے منشا کے در وہ (برخلاف) ہے یا نہیں؟ پھر کیوں کرتے ہو اور اس میں کامیاب کیوں ہوتے ہو؟ ذرہ سوچکر بمشورہ اڈیٹر آریہ گزٹ تبلانا۔ جلدی نہ کرنا۔

نمبر دوم۔ جن تعلیم یافتوں نے قرآن مجید کو چھوڑا ہے انکی فہرست تو دی ہوتی تا کہ معلوم ہو جاتا کہ وہ کون ہیں اور انکا مبلغ علم کیا ہے اور قرآن مجید کا چھوڑنا اُن کے علم کا نتیجہ ہے یا کوئی اور باعث ہے؟

نمبر سوم۔ اس سوال میں آپنے اپنی بے سمجھی کا پورا ثبوت دیا۔ مسجدوں کی آبادی سے مراد ہے نمازیوں کا آنا اور خراب ہونے سے مراد یہ ہے کہ اُن مسجدوں میں مذہبی علوم کا ذکر اذکار نہوگا چنانچہ بہت سے دیہات میں ایسا ہے کہ نمازی تو ہیں مگر علمی چرچہ نہیں۔

نمبر چہارم۔ آجکل کا فتنہ جو ملک میں اٹھا ہوا ہے اسکا معلم تو ظاہر ہے کہ کون ہے۔ جس نے ہندوستان کے جملہ اہل مذاہب کو پانی پی پی کر کوسا اور سب کو بے نقط سنائیں اور ستیارتھ پرکاش میں اصول ہی مقرر کر دیا کہ "غیروں کی حکومت کیسی ہی اچھی ہو اپنوں جیسی نہیں ہو سکتی (ص۲۹۵) چنانچہ تمام ملک میں اسکا ظہور ہو چکا ہے۔

آخیر میں نامہ نگار نے مسلمانوں کو دیہرم میں آنے کی ترغیب دی ہے ہم بھی نامہ نگار کو خوشی کا مژدہ سناتے ہیں کہ مسلمان ویدوں کو ماننے کے لئے طیار ہیں اگر اُن میں دو باتیں نہوں یعنی بت

پرستی اور نیوگ۔ پس ہندو اور آریہ مکر ویدوں کو ان دونوں خرابیوں سے صاف کر دیں تو ہمیں بھی ویدک تعلیم کو اخلاقی رتبہ دینے میں عذر نہوگا۔ مگر یہ یاد رکھیں کہ مجنوں کا دل لیلیٰ کے عشق سے خالی ہونا ممکن ہے لیکن ویدوں کا ان دونوں سے پاک ہونا محال ہے اعتبار نہ ہو تو ایک ہندو پنڈت کی شہادت سنئے! پنڈت صاحب لکھتے ہیں

"اگر آریہ سماجی صاحبان صدق دل سے یہ قبول کرتے ہیں کہ مورتی پوجا بت پرستی اور سراسر لغو ہے۔ شادی بیوگان اخلاق کے لئے درست ہے۔ شرادہ کرنے سے مُردگان کا خیال پیدا کرنا اچھا نہیں۔ تیرتھ جاترا سے کیا فائدہ جبکہ مندروں اور تیرتھوں پر رذیل قسم کی بداخلاقیاں دیکھی جاتی ہیں۔ اگر وہ صدق دل سے ان اور اس قسم کی دیگر باتوں کو قبول کرتے ہیں تو ہمارے پاس کوئی وجہ انہیں برا بھلا کہنے کی نہیں ہے لیکن یہ حضرات بخلاف اس کے کیا کرتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے ہی خیالات وید بھگوان کے مطابق ہیں اور وید تو صحیح ہیں لیکن ان میں کہیں ان باتوں کا ذکر ہی نہیں ہے جنکو زمانہ قدیم سے عقلی اور نقلی طور پر مانتے چلے آئے ہیں۔ ہمارا سوال ان صاحبان سے یہ ہے کہ ایسی صورت میں ویدوں کے ماننے میں کیا فائدہ ہے جبکہ ان کے قدیم سے مشہور و معروف چلے آئے اور واضح اور تشریح معنے جن کی تفسیروں میں بے انت کتابیں تمام سنسکرت کی بھرپور اور اس وقت تک بھی باوجود ایسی تواریخانہ دستبردوں کے موجود پائی جاتی ہیں انکی رائے کے معکوس ہیں۔ ویدوں میں جو کچھ ہے وہی ہے اچھا ہے تو ہے برا ہے تو ہے۔ ہماری تمام پشتیں ہمکو بتلاتی چلی آئی ہیں کہ وہ کیا ہے ہم اس کو جانتے ہیں گو یہ ہماری نالائقی ہے کہ اس پر عمل نہ کرتے ہوں۔ اسکی جاننے والی تمام اہل ہنود ہیں جو کشمیر سے لنکا تک اور بمبئی سے برما تک تمام لوگ جو ہندوؤں کی وسیع ذیل میں آسکتی ہیں۔ اس کو اسی طرح جانتے ہیں جس طرح کہ مشہور ہیں۔ ہندوؤں کو چھوڑ دیگر اقوام کا یہی حال ہے۔ ہندوؤں کے عالموں اور پنڈتوں کو جنکو جو ہیں جو کہ اپنی ہی مطلب میں اندھے ہیں (جیسا کہ آریہ سماج کا خیال ہے۔ ممالک غیر برطانیہ۔ جرمنی۔ فرنچ امریکن کے مشہور فاضلوں سے پوچھو کہ جنہوں نے اپنی تمام زندگی اور ثروت کی قوت

© rasailojaraid.com

کو تحقیقات کے پیچھے گم کر دیا وہ یہی کہیں گے کہ جس طرح دن میں آفتاب جس طرح انجیل میں تثلیث ہے اور قرآن میں حلال ہے۔ اسی طرح ویدوں میں مورتی پوجا اور ترپن ہے۔ کیسے اندھیر کی بات ہے کس قدر غضب کی ڈاکہ زنی ہے کہ ویدوں کو اُن کی خاص خوبیوں سے جنکی وجہ سے اُن کی علیحدگی صاف اور نمایاں اور مشہور زبان ہے محروم کیا جائے اور خود اُسپر تصرف کیا جائے حالانکہ مٹھی بھر لوگ ہوں۔ اور تمام اہل ہنود کو للکارتے اور بلکارتے ہیں اور اُنکی خانگی دنیا کے نظم و نسق میں شل گہن کے دخل دیتے ہیں۔ اور نقصان پہونچاتے ہیں۔" (اخبار عام لاہور مورخہ ۸ مارچ ۱۹۱۰ء)

چین میں اسلام

آج سرزمین چین کی حالت دیکھکر اس بات کی کافی علامتیں محسوس کی جاتی ہیں کہ چین کی آئندہ حالت میں دین اسلام کی قابل قدر نتائج اور اُس کی عمدہ تاثیریں عیاں ہونگی۔ پچھلے چند ہی سالوں میں چین نے تمدن و ترقی کا وہ درجہ حاصل کر لیا ہے کہ اُسے مسرت کی نظر سے دیکھنا درست ہے اور اُسکی تعریف و تحسین حق بجانب۔ تجارت کی وسعت کے ساتھ ہی دستکاری۔ صنعت اور علوم و فنون کی حد سے زیادہ اشاعت یہ سب باتیں حُسن مستقبل کی دلیل ہیں۔ مگر چینیوں کا مذہب یعنی بودھ مت موجودہ ترقیوں کے ساتھ مطابق نہیں ہو سکتا اور اسی وجہ سے چین کے سربرآوردہ اشخاص اور اہل الرائے رہاں دین اسلام کی اشاعت پر کمربستہ ہو رہے ہیں۔ اور اس معاملہ میں ہر قسم کی دشواریوں کو آسان بنانے کا سامان کرتے ہیں جو لوگ وہاں دین اسلام کی اشاعت میں سرگرم ہیں اُنہوں نے اس بات کی مناسب اور کارآمد تدبیریں آغاز کر دی ہیں کہ چینیوں کے قدیم باطل عقائد کو رفتہ رفتہ اُن کے دلوں سے خارج اور اسلامی معتقدات کو تدریجی رفتار سے اُن کے دل و دماغ میں متمکن کریں۔ اُنہوں نے پروگرام تعلیم میں مختلف طبقات کے مدارس کے لئے سابق کی نسبت زیادہ حصہ مناسب تعلیم کا بڑھا دیا ہے۔ ان دنوں ملک چین کے بڑے بڑے شہروں میں بہت سی شاندار جامع مسجدیں اور اعلیٰ درجہ کی اسلامی مدارس پائے جاتے ہیں۔ شنگھائی میں جو مسلمان رہتے ہیں۔ اُن میں سے اکثر دولت علیہ عثمانیہ کی رعایا ہیں اور اُنکا رسوخ و اعتبار روز بروز اہل ملک میں ترقی کرتا جاتا ہے ۱۹۰۸ء کے خاتمہ پر شنگھائی میں ۵۰ مسلمان ترکی رعایا کے تھے جنکی سات بڑی تجارتی کوٹھیاں وہاں موجود تھیں اور اُنکے [illegible] ۲۰۰۰ خاص چینی بڑے بڑے مسلمان تاجر اس شہر میں موجود ہیں۔ (وطن)

فہرست کتب فروختنی موجودہ مطبع اہلحدیث امرتسر

تفسیر ثنائی اردو کی پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کیگئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ نقلیہ دئے گئے ہیں ایسے کہ باید و شاید تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں کسی ایک زبردست دلائل عقلی نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی (بشرط انصاف) بجز لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہ ہو تفسیر ہذا جلدوں میں ہے جنمیں سے چار تیار ہیں اور پانچویں زیر طبع ہے

جلد اول سورہ فاتحہ و بقر قیمت عہ
جلد دوم سورہ آل عمران و نساء عہ
جلد سوم سورہ مائدہ۔ انعام۔ اعراف عہ
جلد چہارم سورہ انفال تا ابراہیم عہ

(پانچوں جلدیں [illegible])

تقابل ثلاثہ (توریت۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ) صفحہ کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصل عبارتیں منقول ہیں نیچے حواشی میں فرق بتلا کر قرآن شریف کی فضیلت ثابت کیگئی ہے۔ عیسائیوں کی بحث کا قطعی فیصلہ ہے قیمت مع محصول ڈاک عہ

حق پرکاش آریوں کے گرو دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے اخیر تک اعتراض کئے ہیں جنکا یہ مفصل اور مکمل جواب دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے قیمت ۱۰ ؍

ترک اسلام۔ مہاشہ دھرمپال آریہ سابق عبد الغفور کے رسالہ ترک اسلام کا معقول اور مفصل جواب شروع میں نبوت محمدیہ کا ثبوت اور اخیر میں قرآن مجید کے الہامی ہونیکے دلائل قیمت ۶ ؍

مناظرہ نگینہ مشہور و معروف مباحثہ جو ۱۴ جون ۱۹۰۴ء میں بمقام نگینہ آریوں سے ہوا تھا قیمت ۶ ؍

الہامی کتاب وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث۔ بحث کیا ہے تمام مباحث کا فیصلہ ہے قرآن مجید کے الہامی ہونیکا کامل ثبوت۔ قیمت ۱۰ ؍

تغلیب الاسلام۔ بجواب تہذیب الاسلام عبد الغفور نو آریہ دھرمپال جلد اول ۵ ؍ جلد دوم ۶ ؍ جلد سوم ۵ ؍ جلد چہارم ۵ ؍ چاروں جلدوں کی قیمت عصہ علاوہ محصولڈاک